بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اپنا مکان رہن رکھوا کر پھر خود کرائے پر لینا

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

بکر نے زید کے پاس اپنا مکان دو سال کے لیے رہن رکھا، اس کے بعد بکر نے زید سے کہا کہ : "تم یہ گھر مجھے ہی کرایہ پر دے دو!" تو کیا زید کے لئے مرہونہ مکان بکر کو کرائے پر دینا جائز ہے؟

جواب

زید کا مرہونہ مکان بکر کو کرائے پر دینا درست نہیں، کیونکہ رہن رکھنے کے باوجود وہ مکان راہن (بکر) کی ملکیت پر باقی ہے، اور مالک کا اپنی ملکیت میں موجود چیز دوسرے سے کرائے پر لینا محض بے کار و بے معنی، اور شریعت کے اصولوں کے خلاف ہے۔

نوٹ: مرتہن کے لئے جائز نہیں کہ وہ قرض کی بنیاد پر رہن سے کسی بھی طرح کا نفع حاصل کرے کہ یہ سود کے زمرے میں جاتا ہے اور سود ناجائز و حرام ہے۔ البتہ! اگر ایسا معاہدہ کسی غیر مسلم کے ساتھ ہو، تو اس کی تفصیل بتا کر جداگانہ رہنمائی حاصل کر لی جائے۔

مرتہن مرہونہ چیز راہن کو کرائے پر دے تو یہ اجارہ درست نہیں۔ چنانچہ مجمع الضمانات میں ہے "لو أجر المرتهن الرهن من الراهن لا تصح الإجارة ويكون للمرتهن أن يعود في الرهن، ويأخذه" ترجمہ: اگر مرتہن نے رہن

والی چیز کا راہن سے اجارہ کیا، تو یہ اجارہ صحیح نہیں ہوگا اور مرتہن کو اختیار ہوگا کہ وہ رہن کی طرف لوٹ آئے اور وہ چیز واپس لے لے۔ (مجمع الضمانات، صفحہ 103، مطبوعہ: بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "مرتہن سے راہن کا شیء مرہون کو کرایہ پر لینا اصلاً وجہ صحت نہیں رکھتا کہ مالک کا اپنی مِلک کو دوسرے سے کرایہ پر لینا محض بے معنی ہے "فی الهندية آجرها من الراهن لا تصح الاجارة" ہندیہ میں ہے مرتہن نے مرہون شیء راہن کو اجرت پر دی تو اجارہ صحیح نہیں ہوگا۔" (فتاوی رضویہ، جلد25، صفحہ 221، رضا فائونڈیشن، لاہور)

رہن سے نفع اٹھانے کے سود ہونے کے بارے میں مصنف عبد الرزاق میں ہے "عن ابن سيرين قال: جاء رجل إلى ابن مسعود فقال: إن رجلا رهنني فرسا فركبتها قال: ما أصبت من ظهرها فهو ربا" ترجمہ: امام ابن سیرین کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ کسی بندے نے مجھے گھوڑا رہن کے طور پر دیا تھا، اس پر میں نے سواری کی، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے جواب دیا کہ جو تم نے گھوڑے کی سواری سے نفع اٹھایا، وہ سود ہے۔ (مصنف عبد الرزاق، ج08، ص245، مطبوعہ: بیروت)

ردالمحتار میں ہے "عن عبد الله بن محمد بن اسلم السمرقندی و کان من کبار علماء سمرقند أنه لا يحل له ان ينتفع بشیء منه بوجه من الوجوه وان اذن له الراهن لانه اذن له فی الربا، لانه يستوفی دينه كاملا فتبقى له المنفعة فضلا فيكون ربا" ترجمہ: عبد اللہ بن محمد بن اسلم سمرقندی سے منقول ہے، جو سمرقند کے بڑے علماء میں سے ایک تھے کہ مرتہن کو مرہون سے کسی طور پر بھی نفع اٹھانا، جائز نہیں، اگرچہ راہن نے اس کی اجازت دی ہو، کیونکہ یہ سُود کی اجازت ہے، اس لیے کہ مرتہن اپنا قرض پورا وصول کرتا ہے، اور منفعت اسے اضافی ملتی ہے، پس یہ منفعت سود ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الرھن، ج10، ص86، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتویٰ نمبر : WAT-5373

تاریخ اجراء : 20 ربیع الاول 1448ھ/03 ستمبر 2026ء